انجمن تاجران الحرم (رجسٹرڈ) کراچی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذا
اور
لباس مبارک
مولانا محمد رمضان چشتی
ناشر
الحرم پبلشنگ کمپنی کراچی
سپر مارکیٹ۔ لیاقت آباد کراچی

مولانا محمد رمضان چشتی شاہ پوری

صلی اللہ علیہ وسلم
حضور کی غذا مبارک

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین
الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم والہٖ و
اصحابہٖ اجمعین۔

اما بعد تاجدار انبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول
وفعل امت کے لئے زندگی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ یہ وہ دستور ہے جسے قرآنی
اصطلاح میں صراط مستقیم قرار دیا گیا ہے، نیز یہ وہ ضابطہ حیات ہے جو زندگی
کے ہر شعبہ کو محیط ہے، بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ دستور محمدی اسلام کی روح
رواں ہے، اسلام کے ہر پہلو اسی کی بدولت اجاگر اور کارآمد ہیں جو کچھ بھی
کائنات میں ہے سب آپ ہی کی بدولت ہے، اور آپ ہی کی جلوہ نمائی ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور زندگی
میں ظاہر ہونے والے افعال واقوال امت کے لئے سرمایۂ دارین ہیں، ہماری کامیابی
کا راز اسی میں ہی وابستہ ہے بہت خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قائم ودائم کیا اور اس
پر پوری طرح عمل پیرا ہوا، اگرچہ اس تعلیمات کے قیام کے لئے اس نے بے انتہا
مصائب وآلام بھی برداشت کیوں نہ کئے ہوں۔

غذا کی ضرورت

فقہا نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ بعض صورتوں میں کھانا، کھانا فرض ہے۔ نیز اس پر ثواب بھی ہے اور چھوڑنے پر عذاب بھی۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اگر نہیں کھایا تو زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا تو اس قدر کھانا جس سے زندگی بچ جائے فرض ہے۔ اگر نہ کھایا اور مرگیا تو عذاب ہے۔ اس قدر کھانا جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی پورے خشوع و خضوع سے ہو سکے، اگر روزہ بھی رکھنا چاہے تو رکھ سکے۔ اس قدر کھا لینا ضروری ہے اور اس پر ثواب بھی ہے۔ علاوہ ازیں خوب سیر ہو کر مثل جانوروں کے کھانا درست نہیں بلکہ یہ رویہ پیٹ پرستی اور نفس پرستی کے مترادف ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا۔ بلکہ آپ نے خوب سیر ہو کر کھانے کو منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے نفسانی قوت زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور روحانی قوت مردہ ہوتی ہے۔ نیز نیند زیادہ آنیکی وجہ سے نمازوں کے قضا ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح قوت نفسانی کے غلبے کی وجہ سے انسان بے شمار امراض گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کھانے کا مسنون طریقہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے، انگوٹھا، کلمہ کی انگلی، اور بیچ کی انگلی، کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوتے، کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتے، اور اگر وہاں کوئی اور موجود ہوتا تو اسے بھی کھانے میں شریک کر لیتے، اسی طرح

آپ کھانا دستر خوان پر کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے۔ آپ آہستہ آہستہ اور چبا چبا کر چھوٹے لقمے کھاتے، نہ تو آپ کھانے کو برا کہتے اور نہ اس میں کسی قسم کا عیب نکالتے۔ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیتے اور سالن والے برتن کو بھی انگلی سے صاف کر لیتے جب دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ اگر کھانے کا کوئی ذرہ گر جاتا تو آپ اٹھا کر کھا لیتے اور فرماتے یہ بھی اسی کھانے کا حصہ ہے جس سے ہم نے کھایا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اٹھکر کھانا کھایا ہے نہ لیٹ کر نہ تکیہ لگا کر آپ اس طرح بیٹھکر کھانا کھاتے کہ اگر اٹھنے کی ضرورت محسوس ہو تو فوراً گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں گے۔ نیز آپ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاتے اور فرماتے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ آپ کھانا بڑے احترام اور سکون سے تناول فرماتے تھے آپ کے طریقہ سے نعمت خداوندی کے شکرانے کے انداز دکھائی دیتے تھے۔

حضور کی پسندیدہ غذائیں

اگرچہ ایثار اور قناعت کی وجہ سے پر تکلف اور لذیز کھانے کبھی نصیب نہیں ہوئے مگر آپ کو بعض کھانے بہت مرغوب تھے، جنہیں آپ کمال شوق سے تناول فرماتے، بلکہ کبھی کبھار صحابہ کرام کے سامنے بھی اس کا اظہار فرما دیا کرتے۔ پسندیدہ چیزوں میں بعض کے نام یہ ہیں، سرکہ، شہد، حلوا، روغن زیتون، کدو، گوشت وغیرہ، کدو خصوصیت سے آپ کی محبوب غذا

تھی - اگر کہیں سالن میں کدو ہوتا تو آپ پیالے میں اسکی قاشیں انگلیوں
سے تلاش کر کے کھاتے - آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کبھی کسی کے ہاں جاتا
ہوتا اور خواہش ہوتی تو گھر والوں سے کھانا طلب بھی کر لیا کرتے تھے - اگر
مل گیا تو کھالیا نہیں ملا تو ماشاء اللہ -

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امہانی رضی اللہ
عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوئے، آپ نے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے -
امہانی نے جواب دیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، اس وقت گھر میں صرف سرکہ
موجود ہے - آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ نادار نہیں ہے - بلکہ یہ سالن
کی جگہ کافی ہے -

حیس اہل عرب کی پسندیدہ غذا میں سے تھا اور اسے بڑے شوق
سے کھاتے تھے - یہ گھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر تیار کیا جاتا
تھا - بعض محدثین نے اسکی تیاری کے اور اجزاء بھی بتلائے ہیں اور نام بھی
مختلف - غرضیکہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حیس بہت پسند تھا اور
آپ اسے شوق سے کھاتے تھے -

گوشت گوشت کی تعریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد
روایات منقول ہیں، اگرچہ بعض محدثین نے انکی اسناد
پر قیل و قال کی ہے ؛ مگر تاہم وہ کتب احادیث میں منقول ہیں، جیسے
آپ نے ارشاد فرمایا ہے - گوشت طعاموں کا سردار ہے - اسی طرح ایک
اور جگہ منقول ہے - کہ دنیا اور آخرت والوں کے لئے گوشت کھانے کا
سردار ہے وغیرہ ،

دیگر گوشت کے علاوہ آپ کو چند اجزاء خالص طریقے پر پسند تھے جیسے دست، پٹ، یہ دونوں جگہوں کے گوشت آپکو محبوب ترین تھے۔ بعض محدثین نے اسکی پسندیدگی کی وجوہات بھی بیان کی ہیں۔

علاوہ ازیں تاجدار انبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اور اقسام کے گوشت بھی تناول فرماتے ہیں مثلاً مرغ، بٹیر، دنبہ، اونٹ، بکری، بھیڑ، گورخر، خرگوش اور مچھلی اسی طرح آپ کو بھنے ہوئے گوشت کے پارچے بھی بہت محبوب تھے، ان اشیاء کے میسّر نہ ہونے پر آپ کھجور یا سرکے سے کھانا کھا لیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

پانی، دودھ، شربت

حضور تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بے حد پسند تھا، آپ خالص دودھ بھی نوش فرما لیتے، یا اس میں پانی ملا کر پی لیتے، اور کبھی کبھار دودھ کی بھیگی ہوئی روٹی بھی تناول فرما لیتے تھے۔

ایک بار آپ نے اپنے اس اشتیاق کا ذکر صحابہ کرام کے سامنے کیا تو ایک صحابی اپنے گھر گئے اور روٹی دودھ میں بھگو کر لایا، آپ نے پوچھا کہ دودھ کس برتن میں تھا؟ اس نے عرض کیا حضور، گوہ کے چمڑے کی تھیلی میں تو آپ نے اسے نہ کھایا۔ نیز آپ کے کھانے کے برتنوں میں ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا۔ جو لوہے کے تاروں سے جڑا ہوا تھا۔ آپ پانی بیٹھ کر تین سانسوں سے سیدھے ہاتھ میں برتن لے کر پیتے تھے اور سانس لیتے وقت برتن منہ سے ہٹا لیتے۔ پانی پینے کے بعد الحمد للہ فرماتے، پانی پیتے وقت چوسنے

کی آواز آیا کرتی تھی۔

تربوز اور کھجور

ہادی دوران احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تربوز بھی پسند تھا، آپ تربوز اور کھجور ملا کر کھاتے کبھی اکیلا بھی کھاتے، اسی طرح ککڑیاں جو پتلی اور نرم ہوتیں انہیں بھی آپ شوق سے کھاتے، ستو بھی آپ کو بہت پسند تھا، ستو اور کھجور دونوں ملا کر بھی کھا لیتے۔ ام المومنین حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے نکاح کے وقت آپ نے دعوت ولیمہ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کھجور اور ستو سے کی، اسی طرح آپ کھجور کو تھوڑی دیر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے اور وہ پانی بھی پی لیتے۔

ثرید

اہل عرب کا یہ بھی پسندیدہ کھانا تھا۔ روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں بھگو دیا جاتا جب وہ نرم ہوتے تو اسے کھا لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ثرید بہت پسند تھا۔ بلکہ آپ نے اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کو فضیلت ہے۔ (ابوداؤد) نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں میں پسندیدہ ثرید خبز، اور ثرید حیس تھا، ثرید خبز تو روٹی اور شوربے سے تیار کیا جاتا ہے اور ثرید حیس کھجور، گھی اور روٹی سے بنایا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی جس کا آٹا چھانا نہ گیا ہو، پسند تھی۔ جو کا دلیہ جو روغن میں پکایا جاتا ہے آپ کو پسند تھا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی مکھن، اور زیتون کے تیل سے روٹی تر کر کے اور چپڑ کر بھی کھائی ہے۔

کدو

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو بھی تناول فرمایا ہے اور اسے پسند بھی کیا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کو دیکھا تو مجھے کدو سے بہت محبت ہوگئی۔ (مسلم)

امام نووی فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ کدو سے محبت رکھیں اور اسے محبوب ترین غذا سمجھیں۔ اور ہر وہ چیز جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اسے بھی محبوب جانیں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چقندر کو بھی جو کی روٹی کے ساتھ تناول فرمایا ہے۔

لیٹا

نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم نے (لیٹے) کو بھی پسند فرمایا ہے۔ جوہری کہتے ہیں کہ یہ غذا گوشت سے تیار کی جاتی ہے تیار کرنے کا طریقہ ہے۔ کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بناکر پانی میں پکائے جائیں۔ جب نرم ہو جائیں تو آٹا ڈال کر پکایا جائے۔ بس یہ غذا تیار ہوگئی۔

پھل

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں میں سے خشک کھجور، تر کھجور اور گدری کھجور، تناول فرمائی ہے، نیز آپ نے (کباث) بھی تناول فرمایا ہے (ہندی میں اسے پیلو کہتے ہیں) ساتھ ساتھ آپ نے کھجور کا گودا بھی کھایا ہے، نیز کھجور کو پانی میں بھگو کر دوسری چیزوں سے ملا کر بھی کھایا ہے اور خربوزہ، تربوز، ککڑی، انگور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے ہیں۔

میں برادران اسلام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین غذاؤں کو بھی محبوب رکھیں اور جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے ہم بھی اس طریقہ پر عمل کریں،

از: مسز زرینہ شاہد پرنسپل پریٹی چلڈرن اکیڈمی کراچی

صلی اللہ علیہ وسلم

حضور کا لباس مبارک

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ
الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد - میرے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد پر شائع ہونیوالے رسالہ کے لئے مضمون لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ کے لئے بھی مجھے اس سعادت کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

قرآن مجید میں لباس کی اہمیت

اولاد بنی آدم کے لئے اللہ تعالیٰ نے لباس کو زیب وزینت قرار دیا ہے جہاں لباس زیب وزینت ہے وہاں لباس انسان کے لئے اعزاز واکرام کا سبب بھی ہے، نیز لباس انسان کے لئے وبائی امراض سے نجات پانے کا ذریعہ بھی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

(۱) اے آدم کے بیٹو! ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہارے ستر اور زینت کا سامان اور پرہیزگاری کا لباس یہ بہتر ہے۔ پ

(۲) اے آدم کے بیٹو ہر نماز کے وقت اپنی زینت یعنی لباس کو اختیار کرو۔

لباس نماز میں فرض ہوا مرد کو کمر سے زانوں تک ڈھکنا اور عورت کو سارا بدن، مگر لونڈی کو زانوں سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے۔ وہ باریک کپڑا جس سے بال یا بدن نظر آئے ایسے کپڑے پہننا صحیح نہیں، بلکہ آداب شرع کے خلاف اور بے حیائی کے مترادف ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے لباس کی اہمیت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

(۳) آپ فرما دیجئے کس نے اللہ تعالیٰ کی اس زینت کو جس کو اس نے بندوں کے لئے پیدا کیا منع کیا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر ارشاد ہے۔

(۴) آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی منع کیا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد و باری ہے۔

(۵) تھامتے رہیں (ستر) یعنی کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا دکھائیں اور جبر ہے جو کرتے ہیں کفر کی رسم، میں اس بات کی قید نہ تھی۔ پ ۱۸

تمام مذکورہ قرآنی آیت سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ لباس انسانیت کی شخصیت کا آئینہ دار ہے، جس سے انسان اپنے ذوق کی تسکین، اور اپنے مقام و منصب کو اجاگر کرتا ہے۔ ساتھ ہی اپنی شخصیت کو نمودار کرنے کے لئے وہ مختلف رنگوں کے لباس زیب تن کرتا ہے۔ تاکہ اس کی حیثیت و شخصیت دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ نمودار ہو۔

یوں تو مختلف ادوار میں مختلف قوموں کے لباس اور ان کے انداز مختلف

رہے ، اور زمانے کے ساتھ ساتھ لباس میں تبدیلیاں تیزی سے ہوتی رہیں لیکن جدید دور میں مغربی تہذیب کے گندے اثرات اس تیزی کے ساتھ مسلمانوں میں نمودار ہوئے جس کی مثال دینا سورج کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہے ساتھ ساتھ یہ مسلم معاشرے کو بھی برباد کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے ۔ ہمارے مذہب میں لباس کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔

حیا کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اور شرم و حیاء کی جھلک ہماری تہذیب و تمدن سے اُجاگر ہوتی ہے ، جو قومیں اپنی تہذیب اور تمدنی روایتوں کو چھوڑ کر غیر معاشرے کا سہارا لیتی ہیں ۔ وہ دنیا میں مردہ تصور کی جاتی ہیں ، ہمارے معاشرے اور تہذیب کی بقاءُ اسلامی روایات سے وابستہ ہے ۔

" لباس کا مقصد "

لباس کے دو اہم مقصد ہیں (۱) جسمانی (۲) اخلاقی ، جسمانی یہ ہے کہ اپنے جسم کو سردی گرمی جیسی تکلیف دہ و باؤں سے بچایا جائے ، اور اخلاقی یہ ہے کہ انسان کے بدن کے وہ حصے جن پر غیروں کی نظریں پڑیں انہیں چھپایا جائے ، اسلام کے علاوہ کوئی اور دوسرا مذہب ایسا نہیں جس میں برہنگی کو معیوب سمجھا جاتا ہو ۔ "

اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے ستر پوشی کو لازمی قرار دیا ہی نہیں بلکہ اسے شرم و حیا کا اہم حصہ قرار دیا گیا ، اور شرم و حیاءُ جزو ایمان ہیں ۔ تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ستر پوشی بھی ایمان کا جزو حصہ ہے ، نیز ہمارے مذہب نے لباس کے معاملے میں مرد و عورت میں بھی ایک حد مقررہ کی ہے ، مرد کے لئے ناف سے لیکر گھٹنوں تک اور عورت کے لئے سر کے بالوں سے لے کر ٹخنوں اور گٹوں تک ، اس مقرر کردہ

حد میں جسمانی اور روحانی طور پر بہت سی خوبیاں اور حکمتیں مخفی ہیں جو صاحب عقل سے مخفی نہیں۔

"احادیث سے لباس کی اہمیت"

ایک حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبھی ننگے نہ ہو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں، جو بغیر ضرورت برہنگی تم سے الگ ہو جاتے ہیں تو ان سے شرم کرو اور ان کا لحاظ رکھو۔

برہنگی کے وقت اتنا خیال ضرور کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور تنہائی میں بھی تم شرم کو مد نظر رکھکر ایسا لباس اختیار کرو جیسا کہ تم کو خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

ایک اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لباس ضرورت پوری کر دے اسی پر اکتفا کرو۔

"آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس"

تاجدار دو عالم محبوب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم سخت اور موٹے کپڑے کی چادر پیرہن اور ازار اکثر حالتوں میں پہنتے تھے۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا اللہ تعالےٰ

کو بہت پسند ہے۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے پیرہن اور چادر مبارک کا دامن نصف پنڈلیوں تک کرتے۔ اور ارشاد فرمایا کہ تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہے وہ آگ ہے، مگر عورتوں کو لٹکانا اور لمبا کرنا جائز ہے، نیز قمیص کا پہننا آپ کو زیادہ پسند تھا، آپ نے رومی جبہ تنگ آستین کا بھی پہننا ہے۔ اسی طرح آپ کبھی کالی کملی بھی اوڑھا کرتے تھے اور آپ نے دو موزے بھی پہنے ہیں۔

(۲) یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تہمد سامنے سے لٹکاتے تھے اور پیچھے سے اونچی رکھتے تھے، آپ ناف سے نیچے تہمد باندھتے تھے مگر ناف کھلی رہتی تھی۔

(۳) انس ابن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چادر بکثرت سر سے اوڑھا کرتے تھے، چادر کا کنارہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تیل والے کا کپڑا ہے۔

لباس کی غرض

لباس ایسا پہننا چاہئیے جو تقویٰ اور پرہیزگاری کا منشا ہو۔ اور ایسا لباس ہرگز استعمال نہ کیا جائے جس سے برہنگی کا اظہار ہو، جو قومیں اپنے لباس سے غفلت برتتی ہیں۔ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ ہمارا مذہب ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ لباس میں سادگی کا عنصر ضروری ہے، ایسا لباس ہرگز نہ ہو جو شان و غرور ظاہر کرے یہی وجہ ہے کہ مردوں کو ریشم کے کپڑے پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ نیز اس بات سے

بھی باور کیا گیا ہے کہ گہرے رنگ اور چمک دمک والے کپڑے بھی نہ ہوں، اور
عورتیں ایسا لباس نہ پہنیں جو غیروں کی توجہ کا مرکز بنے اور ایسا باریک لباس نہ
اختیار کریں جو جسم کے حصوں کو نمایاں کرے۔

موجودہ دور میں لباس کا مقام

سب سے پہلے تو میں ایک حدیث کا حوالہ دیتی ہوں جس میں آقا و مولا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ اپنے مکانات
اتنا بلند تعمیر کرائیں گے جو ان کی شان و شوکت فخر و تکبر کی علامت ہوگی اور لونڈیاں
اپنے آقاؤں کو جنم دیں گی۔ مردوں کے دل عظمت قرآن اور عورتوں کی آنکھوں سے
شرم و حیا ختم ہو جائیگی، حدیث نبوی کی روشنی سے موجودہ دور کے رسومات پر
اگر نظر ڈالی جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہم صرف اور صرف نام کے مسلمان
ہیں عملی زندگی میں اسلامی رسومات سے ہم دور رہ گئے۔ موجودہ دور کی بقیہ
رسومات تو اپنی جگہ پر اگر لباس پر بھی نظر ڈالیں تو سوائے مغربی تہذیب کے اور کچھ
نہیں نظر آتا صرف اندھی تقلید ہے جو مسلمانوں کے ہر رسومات میں نمایاں نظر آتی ہے
اور جسے مسلمان اپنا کر اپنا اعزاز اور فخر سمجھتے ہیں، ان حالات کے پیش نظر یہ بات
کھل کر سامنے آتی ہے، کہ کیا ہم ان فضولیات اور خرافات پر عمل پیرا ہو کر ایک
اچھے معاشرے کو قائم کر سکتے ہیں۔

ملت اسلامیہ کے علمبرداروں سے میرے چند معروضات ہیں:

کیا ہمارے بزرگوں نے ملت اسلامیہ کو اپنے خون جگر سے اس لئے آبیار
کیا تھا کہ ان کی نسلیں بے راہ روی کا شکار ہوں اور عورتیں ایسا لباس زیب تن

کریں جس سے جسم کا ہر حصہ نمایاں طور پر نظر آئے اور وہ بے پردہ و بے لگام سڑکوں پر گھومتی نظر آئیں۔ ملت اسلامیہ کے پاسبانو نہایت افسوس اور شرم کی بات ہے، آپ کا یہ کردار اسلام کی صداقت اور سچائی پر کتنا اثر انداز ہوتا ہے ذرا سوچو اور اپنے معاشرے پر نظر ڈالو عشاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

"معیاری لباس"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (ابو داؤد ابن ماجہ)

شہرت سے مراد تکبر کے طور کا ایسے کپڑوں کا پہننا یا کسی کے طرز کا لباس پہننا جو اس کی شخصیت کے لئے موزوں نہیں ہے۔ موجودہ دور میں لوگ لباس سے اس طرح غافل ہو گئے کہ گویا کہ وہ اسلامی تہذیب سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ لباس روزمرہ زندگی میں ایسا استعمال کرنا چاہیئے جو ہمارے مذہب نے ہمیں سکھایا ہے۔ فضولیات اور رسم ورواج سے پرہیز کرنا چاہیئے، ہم مسلمان عہد کریں کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہوگا۔ آمین۔

۷۸۶
۹۲
خوشخبری
خوشخبری
دعوت اہلسنت کراچی کے ناظم نشرو اشاعت کی مایہ ناز تصنیف
موجودہ صدی کی اپنی حیثیت میں منفرد اور نادر کتاب
مجلہ
پاکستان سنی کانفرنس ملتان
شائع ہو گئی
جس میں :
۱۔ ——— غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کا خطبہ استقبالیہ
۲۔ ——— صاحبزادہ حاجی فضل کریم کا پیش کردہ اعلان ملتان۔
۳۔ ——— چالیس ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام کی تقریریں۔
۴۔ ——— کانفرنس سے متعلق کہی جانے والی ۱۸ یادگار نظمیں
۵۔ ——— کانفرنس میں شرکت کرنے والے قافلوں کے ممبروں کے اسمائے گرامی
۶۔ ——— کانفرنس کے لئے بننے والی مختلف کمیٹیوں میں شامل افراد کے اسمائے گرامی
۷ ——— کانفرنس پر مبارکباد کے اشتہار دینے والے ۶۵ اداروں کے نام
۸ ——— کانفرنس سے متعلق دلچسپ اعداد و شمار
۹ ——— کانفرنس کو ناکام بنانے کی کوششوں پر مضمون
۱۰ ——— کانفرنس کے بارے میں اخبارات کی رائے۔
۱۱ ——— اس کے علاوہ پاکستان میں اب تک ہونے والی دیگر سات کانفرنسوں کی تفصیل
آج ہی پہلی فرصت میں حاصل کریں

تاجدار حرم پبلشنگ کمپنی کی مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	ہدیہ
۱	اسلامی قاعدہ	1/00
۲	میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	10/00
۳	کتاب العقائد	3/00
۴	میلاد منانا جائز ہے	1/25
۵	قرآن میں ۱۹ اور کائنات میں ۹۲ کا ہندسہ	1/25
۶	نور محمدی کا ظہور	1/25
۷	جشن ولادت کتب آسمانی کی روشنی میں	1/25
۸	حضورؐ کی روحانی و جسمانی ولادت	1/25
۹	سراپائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	1/25
۱۰	حضورؐ کی عسکری زندگی اور ہتھیار مبارک	1/25
۱۱	حضورؐ کا لباس اور غذا مبارک	1/25
۱۲	حضورؐ کی ازدواجی زندگی اور ازواج مطہرات	1/25
۱۳	حضورؐ کی تجارتی زندگی	1/25
۱۴	کھانے پینے کا مسنون طریقہ	1/25
۱۵	عُرس کیا ہے؟	4/00
۱۶	عورتوں کی نماز	4/00
۱۷	فاتحہ کا طریقہ و ثبوت	2/25
۱۸	تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی	1/25
۱۹	وہابی تحریک شیعہ آبادی سُنّت کا مفہوم	2/50
۲۰	میلاد نمبر ۱۴۰۰ھ	15/00
۲۱	میلاد نمبر ۱۴۰۱ھ	15/00
۲۲	میلاد نمبر ۱۴۰۲ھ	15/00

نمبر شمار	مطبوعات	ہدیہ
۲۳	میلاد نمبر ۱۴۰۳ھ	15/00
۲۴	سُنّی کانفرنس	5/00
۲۵	کل پاکستان سُنّی کانفرنس مجلد	25/00
۲۶	پانچ تاریخی انٹرویوز	6/00
۲۷	شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ اور جارج برنارڈ شاہ	1/25
۲۸	شاہ احمد نورانی کی صدیقی سے گفتگو	1/25
۲۹	پہلا ٹی وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	3/50
۳۰	دوسرا ٹی وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	2/50
۳۱	سرکار کا جسم بے سایہ	3/50
۳۲	حق و باطل کو پہچانو	2/50
۳۳	تین نورانی راتیں	2/50
۳۴	اسلامی کہانیاں	5/00
۳۵	شب برات	2/50
۳۶	اسلامی قانون مکمل	15/-
۳۷	کل ہند سنی کانفرنس	
۳۸	میلاد مصطفیٰ کانفرنس رائے ونڈ	
۳۹	نظام مصطفیٰ کانفرنس برمنگھم	
۴۰	حضورؐ کا حلیہ مبارک	
۴۱	حضورؐ کی خصوصیات مبارکہ	
۴۲	تحریک ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف	
۴۳	یادگار خطبیں ملتان سنی کانفرنس	
۴۴	جمعیت علماء پاکستان	

ملنے کا پتہ: F/23 سپر مارکیٹ لیاقت آباد کراچی پاکستان